www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

غازی عزیر

حدیث و سنت

حدیث کان رسول اللہ ﷺ اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ .... الخ کی تحقیق

بعض روایات میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور اس سے فارغ ہوتے تو اپنے داہنے ہاتھ سے سر پر مسح فرماتے، اور یہ دعا معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ بھی وارد ہوئی ہے جیسا کہ امام نوویؒ، اپنی کتاب الاذکار میں ابن السنیؒ کی کتاب سے حضرت انسؓ کی یہ حدیث اس طرح نقل فرماتے ہیں:

"کان رسول اللہ ﷺ اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنی ثم قال: اشھد ان لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن" (۱)

اس حدیث کو ابن السنیؒ نے عمل الیوم واللیلۃ میں اور ابو نعیم اصبہانیؒ نے "حلیۃ الاولیاء" میں بطریق سلام عن زید العمی عن معاویۃ بن قرۃ عن انس روایت کیا ہے۔ اگر اس کی اسناد پر غور کیا جائے تو ہمیں اس میں دو مجروح راوی نظر آئیں گے:

(۱) سلام بن سلیمان الطویل المدائنی جس کے متعلق یحییٰؒ نے "لیس بشی یعنی دھیلہ کے برابر بھی نہیں ہے" اور ایک مرتبہ "ضعیف ہے، اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی" فرمایا ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف ہے اس کے پاس منکر احادیث ہیں" امام بخاریؒ اور امام رازیؒ کا قول ہے: "ترکوہ" عبدالرحمٰن بن یوسف بن خراشؒ نے سلام کو "کذاب" امام احمدؒ نے "منکر الحدیث"، ابو زرعہؒ، نے "ضعیف" اور نسائی، ابن جنید، ازدی، دارقطنی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ نے "متروک الحدیث" قرار دیا ہے۔ عقیلیؒ فرماتے ہیں: "ثقات سے منسوب اس کی احادیث میں منکرات ہوتی ہیں" اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "ثقات سے موضوعات روایت کرتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ گویا متعمدا ایسا کرتا ہو" تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۳) میں مذکور کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(۲) اس طریق کا دوسرا مجروح راوی زید بن حواری العمی ہے جسے امام احمدؒ نے "صالح" مگر امام نسائیؒ نے "ضعیف" اور ابوزرعہؒ نے ضعیف واھی الحدیث" بتایا ہے۔ ابن مدینیؒ بیان کرتے ہیں: "ہمارے نزدیک ضعیف تھا"، ابن عدیؒ کا قول ہے: "لعل شعبۃ لم یروعن اضعف منہ"۔ سعدی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

" نے اسے "متماسک" قرار دیا ہے، دارقطنی" اور یحییٰ بن معین" نے اسے "صالح" بتایا ہے مگر ابن معین" کا ایک اور قول ہے کہ "کچھ بھی نہیں ہے" آں رحمہ اللہ ہی سے ایک تیسرا قول منقول ہے کہ "ضعیف ہے مگر اس کی حدیث لکھی جاتی ہے"۔ امام حاتم" فرماتے ہیں: "ضعیف ہے، اس کی حدیث لکھی جاتی ہے مگر اس سے احتجاج نہیں کیا جاتا" ابن حجر عسقلانی" فرماتے ہیں: "طبقہ خامسہ کا ضعیف راوی ہے" اور امام ابن حبان" فرماتے ہیں: "حضرت انس" سے موضوع چیزیں جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی، روایت کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس کی خبر کے ساتھ احتجاج جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حدیث کا لکھنا الایہ کہ عبرت کے لئے ہو" تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۵) میں مذکور کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

صرف سلام بن سلیمان الطویل المدائنی کی سند میں موجودگی ہی اس کو "موضوع" قرار دینے کے لئے کافی ہے چنانچہ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ" نے سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة (۶) میں اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت جسے علامہ جلال الدین سیوطی" نے "الجامع الصغیر" میں وارد کرکے گویا اس کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے، اس طرح ہے: کان اذا صلی مسح بیدہ الیمنی علی راسه و یقول: بسم الله الذی لا اله غیره الرحمن الرحیم اللهم اذهب عنی الهم والحزن —— اس حدیث کو امام طبرانی" نے المعجم الاوسط (۷) میں اور خطیب بغدادی" نے "تاریخ بغداد" (۸) میں بطریق احمد بن یونس حدثنی کثیر بن سلیم ابی سلمة سمعت انس به روایت کیا ہے۔ افسوس کے "الجامع الصغیر" کے شارح علامہ مناوی" نے اس حدیث پر کوئی تعقب نہیں کیا ہے، حالانکہ اس طریق کا راوی "کثیر بن سلیم" متروک ہے۔ امام نسائی" اور ازدی" نے اسے "متروک الحدیث" بتایا ہے، ابو زرعہ" کا قول ہے: "واهی الحدیث تھا"، امام بخاری" اور ابوحاتم الرازی" فرماتے ہیں کہ "منکر الحدیث ہے" ابن المدینی"، یحییٰ"، دارقطنی" اور ابن حجر عسقلانی" اسے فقط "ضعیف" بتاتے ہیں مگر امام ابن حبان" کا قول ہے:

> "یہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت انس" کی طرف سے ایسی حدیثیں روایت کرتے تھے جو ان کی نہ ہوتی تھیں، نہ اس نے ان کو دیکھا تھا۔ حضرت انس" کی طرف منسوب کرکے یہ شخص احادیث گھڑا کرتا تھا پھر انہیں بیان کر دیتا تھا۔ اس کی حدیث کا لکھنا اور اس سے روایت کرنا ناجائز ہے الا یہ کہ علی سبیل الاختبار ہو"

مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۹) میں درج کتب کی طرف رجوع کریں۔

کثیر بن سلیم کی موجودگی کے باعث یہ حدیث سنداً "بے حد ضعیف" بلکہ موضوع کے قریب

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تر ہو جاتی ہے۔ علامہ ذہبیؒ نے اس حدیث کو "میزان الاعتدال" میں کثیر بن سلیم کے ترجمہ میں وارد کیا ہے اور شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس پر "ضعیف جدا" [10] کا حکم لگایا ہے۔

حضرت انسؓ بن مالک سے ہی مروی طبرانیؒ و بزارؒ کی بعض دوسری روایات میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ وارد ہے:

"ان النبی ﷺ کان اذا صلی و فرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی راسہ و قال بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن" اور "یمسح جبھتہ بیدہ الیمنی وقال اللھم اذھب عنی الغم والحزن"

ان روایات کی اسناد میں بھی "زید بن الحواری العمی" راوی موجود ہے جس کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔ ان روایات کے متعلق علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں:

"رواہ الطبرانی فی الاوسط والبزار بنحوہ باسانید و فیہ زید العمی وقد و ثقہ غیر واحد و ضعفہ الجمھور و بقیۃ رجال احد اسنادی الطبرانی ثقات و فی بعضھم خلاف" [11]

زید بن الحواری العمی کی موجودگی کے باعث یہ روایات بھی "ضعیف" قرار پائیں لہٰذا ناقابل احتجاج ٹھہریں۔ واللہ اعلم بالصواب

حواشی

۱۔ "الأذکار" للنوویؒ ص۶۹

۲۔ "عمل الیوم واللیلۃ" لابن السنیؒ حدیث نمبر ۱۱۰

۳۔ "حلیۃ الاولیاء" لابی نعیم اصبہانیؒ ج۲/ص۳۰۱

۴۔ "الضعفاء والمتروکون" للدارقطنیؒ ترجمہ ۲۶۵، تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج۳/ص۷۶ ۳۔ "سوالات محمد بن عثمان" ص۱۶۷ "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ ج۲/ص۱۳۳، "التاریخ الصغیر" للبخاریؒ ج۳/ص۲۱۵، "ضعفاء الصغیر" للبخاریؒ ترجمہ ۵۵، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ ج۲/ص۲۶۰، "کتاب المجروحین" لابن حبانؒ ج۱/ص۳۳۹، "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ ج۳/ترجمہ ۱۱۳۶، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ ج۲/ص۱۷۵، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ ج۱/ص۳۴۲، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ ج۱/ص۳۴۲، "الضعفاء والمتروکین" لابن الجوزیؒ ج۲/ص۶، "نصب الرایہ" للزیلعیؒ ج۱/ص۲۰۵، ۲۹۳، ج۲/ص۲۱۳، ۲۲۰، "سنن الدارقطنیؒ" ج۱/ص۲۲۰، ج۲/ص۱۵ "ضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ ج۲/ص۶۱، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ ج۹/ص۱۳۵، "التحقیق" لابن الجوزیؒ ج۱/ص۲۰۵۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۵۔ "سوالات محمد بن عثمان" ص ۵۴، "تاریخ یحییٰ بن معین" ج ۴/ص ۱۰۷، ۱۵۲، ۱۹۱، ۳۴۵، "التاریخ الکبیر" للبخاری" ج ۲/۱/ص ۳۹۴، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتم" ج ۳/ص ۵۶۰-۵۶۱، "ضعفاء الکبیر" للعقیلی" ج ۲/ص ۴۷، "الکامل فی الضعفاء" لابن عدی" ۴۴۱، "کتاب المجروحین" لابن حبان"، ج ۱/ص ۳۰۹، "تہذیب التہذیب" لابن حجر" ج ۳/ص ۴۰۸، "تقریب التہذیب" لابن حجر" ج ۱/ص ۲۷۴، "کتاب الکنیٰ" للمسلم" ۵۶ "الکنیٰ" للدولابی" ج ۱/ص ۱۶۰، "الکنیٰ" للحاکم" ج ۱/ص ۱۲۰، "کشف الحثیث" للحلبی" ص ۱۸۷، "معرفۃ الثقات" للعجلی" ج ۱/ص ۳۷۸، "میزان الاعتدال" للذہبی" ج ۲/ص ۱۰۲، "الاکمال" ج ۳/ص ۲۱۶، "قانون الضعفاء" للفتنی"، ص ۲۵۷، "کتاب الضعفاء والمتروکین" لابن الجوزی" ج ۱/ص ۳۰۵، "تہذیب تاریخ دمشق" لابن عساکر" ج ۶/ص ۵، من کلام ابن معین" فی الرجال ص ۴۰، "اللباب فی معرفۃ الانساب" لابن اثیر الجزیری" ج ۲/ص ۳۵۹-۳۶۰ "الموضوعات" لابن الجوزی" ج ۳/ص ۲۱۵، "السنن الکبریٰ" للبیہقی" ج ۹/ص ۲۸۶، "تحفۃ الاحوذی" للمبارکفوری" ج ۱/ص ۸۶، "تنزیہ الشریعۃ" لابن عراق" ج ۱/ص ۶۲، "مجمع الزوائد" للہیثمی" ج ۵/ص ۱۳۶، "نصب الرایۃ" للزیلعی" ج ۱/۲۸، ۲۹، ج ۳/ص ۲۸۹۔

۶۔ سلسلۃ "الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للالبانی ج ۲/ص ۱۱۴۔

۷۔ "المعجم الاوسط" للطبرانی، ص ۴۵۱۔

۸۔ "تاریخ بغداد" للخطیب" ج ۱۲/۴۸۰۔

۹۔ "تاریخ یحییٰ بن معین" ج ۴/ص ۱۲۳، "التاریخ الکبیر" للبخاری ج ۴/ص ۲۱۸، "ضعفاء الکبیر" للعقیلی" ج ۴/ص ۵، "کتاب الجرح و التعدیل" لابن ابی حاتم" ج ۳/ص ۱۵۲، "کتاب المجروحین" لابن حبان" ج ۲/ص ۲۲۳، "الکامل فی الضعفاء" لابن عدی" ج ۶/ترجمہ ۲۰۸۴، "کتاب الضعفاء والمتروکین" للدارقطنی" ترجمہ ۴۴۳، "الضعفاء والمتروکون" للنسائی" ترجمہ "کتاب الضعفاء و المتروکین" لابن الجوزی" ج ۳/ص ۲۳، "میزان الاعتدال" للذہبی" ج ۳/ص ۴۰۵، "تہذیب التہذیب" لابن حجر" ج ۸/ص ۴۱۷، "تقریب التہذیب" لابن حجر" ج ۲/ص ۱۳۲، "کشف الحثیث للحلبی"، ص ۳۴۰، "الموضوعات" لابن الجوزی" ج ۲ ص ۲۶۲، "مجمع الزوائد" للہیثمی" ج ۷/ص ۱۷۵۔

۱۰۔ "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ الموضوعۃ" للالبانی ج ۲/ص ۱۱۴۔

۱۱۔ "مجمع الزوائد للہیثمی" ج ۱۰/ص ۱۱۰۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ